Digitized by Khilafat Library Rabwah.

(268)

صفحہ نمبر ۱۴۳ سے لایق توجہ گورنمنٹ داعیان مذہب

اشاعۃ السنۃ النبویۃ

علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ

نمبر دہم — معہ — جلد چہارم

ضمیمہ متضمن مسایل مذہب محدثین اہل السنۃ

بابت ذیقعدہ ۹۸ھ مطابق اکتوبر ۸۱ء

شرح قیمت وغیرہ امور متعلقہ رسالہ

درجات و مراتب			قیمت سالیانہ	
درجہ	مرتبہ		بابت رسالہ	بابت ضمیمہ
۱	اخص قیمت	اسلامی ریاستون کے نواب اور رئیس۔	للعہ	سے
۲	خاص قیمت	گورنمنٹ انگریزی و معزز عہدہ داران گورنمنٹ و عامہ اغنیا و لائبریری و سوسائیٹی ہا	عہ	سے
۳	عام قیمت	متوسط اہل وسعت	سے	۸ر
۴	رعایتی قیمت	کم وسعت جو دس روپیہ ماہوار سے زیادہ آمدنی نرکھین اور سالانہ پیشگی داخل کرین	سے	۱۲ر
۵	للّاہی قیمت	بیوسعت جو دس روپیہ ماہوار کی آمدنی نرکھین مگر علمیت رکھین اور اشاعت کرین	ثواب آخرت	دعائے خیر

ضمیمہ رسالہ سے علیحدہ فروخت نہوگا ہان رسالہ بدون ضمیمہ ملسکیگا۔ اسکی وجہ یہہ ہے کہ ضمیمہ کی بہت باتونکی تفصیل و دلیل رسالہ مین مندرج ہے لہذا بدون رسالہ ضمیمہ سے مطلب براری ناظرین ممکن نہین اور رسالہ کی کوئی بات متعلق ضمیمہ نہین ہے اسلئے رسالہ سے بدون ضمیمہ کاربراری ممکن ہے ✣

۲۔ جنکے نام اصل رسالہ یا اسکا ضمیمہ بلا درخواست پہنچے وہ حسب حیثیت خود اسی مہینے سے قیمت واجب الادا تصور فرماوین جس مہینے کا پرچہ وصول پاوین اور جنکو خریداری منظور نہو وہ اصل رسالہ یا صرف ضمیمہ واپس کرین ✣

۳۔ خط و کتابت متعلق پرچہ راقم کے نام پورے عنوان و نشان مندرجہ ذیل سے ہونا ضرور ہے اور ارسال زر بذریعہ منی آرڈر ڈاکخانہ مناسب ہے ✣

راقم ابو سعید محمد حسین۔ لاہور۔ محلہ سید مٹھہ

مطبع ریاض ہند امرتسر مین چھپا

کیا اشاعۃ السنہ کا دیر سی نکلنا ناظرین و خریدارون کی قلت رغبت و نادہندگی قیمت کا موجب ہو سکتا ہی؟

یہہ رسالہ اگر ملکی اخبار ہوتا اور ملکی حالات و واقعات سی بحث کرتا تو اسکے مقرری وقت سے ادنی تجاوز کا بہی اُن امور کا موجب ہونا ضروری تہا۔ کیونکہ ملکی حالات و واقعات کا تازہ بتازہ علم ملک کی لئے اُن نتائج و اغراض کا مثمر ہو سکتا ہے جو اخبارون سے مدنظر و مطلوب ہوتے ہین ورنہ وقت گزر جانیکے بعد ایک کسی امر کا علم مشت بعد از جنگ کے مشابہ ہوتا ہے اور وہ اخبار جسکے ذریعہ سی وہ علم حاصل ہو تقویم پارینہ کا مصداق بنجاتا ہے۔ مگر جسحالت مین یہہ رسالہ ملکی حالات و واقعات سی بحث نہین کرتا بلکہ اُن مسایل دین سے بحث کرتا ہے جو توقف و تطاول زمانہ سی پارینہ نہین ہوتے تو پہر اسکا دیر سے نکلنا اُن امور کا موجب کیونکر ہو سکتا ہے۔ بلکہ سچ پوچہو تو اسکا یہہ توقف والتواء مزید اشتیاق و فور رغبت شایقین کا موجب ہونا چاہئے ؛

دیکھو روزہ دار کو دن بہر کی انتظار کے بعد کھانا ملتا ہے تو وہ اس سے کیسا حظ اُٹہاتا ہے۔ جمعہ سات روز کے وقفہ سے آتا ہے تو اپنے شایقین کو کیا لطف دکھاتا ہے۔ عید کا چاند سال کے بعد آتا ہے تو اسکا نظارہ اور بہی سرور و حلاوت بخشتا ہے ؛

یہی حال شایقین و ناظرین اشاعۃ السنہ کا ہونا چاہئے جب وہ بعد انتظار اُن کو بطور دکھائے بشرطیکہ اسکے مشاہدہ جمال سی اُنکو حلاوت ایمانی و فرحت روحانی حاصل ہوتی ہو۔ اور جنکو یہ کیفیت حاصل نہین اُنکو اسکا متواتر وصال بہی صحبت ناجنس اور ایک وبال ہی پہر اُنکو دیر رسی کی شکایت ہی کیا ہے۔

اِن سب صفات سی برتر **بعض صفات** ہم انسان مین ایسی بہی پاتے ہین جو بادی الرا مین حیوانات وجمادات مین پائی نہین جاتی۔ جیسی عجیب عجیب صنعتین بنانا بہادری وغیرہ اخلاق فاضلہ کا محل ہونا۔

عامہ خلایق جنکو صرف **بادی الراے** پر نظر ہوتی ہے اِن ہی صفات کو مناط انسانیت سمجہتی ہین۔ اسیواسطے جمہور خلائق اِن ہی صفات کے تحصیل و محافظت مین شب و روز سرگرم ہین اور جنمین یہہ صفات ہین وہ انسان کامل خیال کئے جاتے ہین مگر تعمق و غور نظر سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ یہہ صفات بہی مدار و مناط انسانیت نہین ہین۔

اِن صفات کا کچہہ نہ کچہہ اثر واصلیت اور حیوانات مین بہی پائی جاتی ہے **مثلاً** بہادری کی اصلیت غصہ کرنا اور انتقام کا طالب ہونا اور سختی و ہلاکت کی جگہہ ثابت قدم رہنا ہی سو بہتیرے حیوانات مین پایا جاتا ہے۔ عجائب صنعتین بہی بعض حیوانات سی سرزد ہوتی ہین **دیکہو** بیا کیسا گہر بناتا ہے جو انسان سے بجز تکلیف بن نہین سکتا **شہد** کی مکہی بلا پرکار و صناعی آلات کے ایسا مسدس چہتا بناتی ہے جو انسان سے بدون آلات تیار ہونا مشکل ہے۔ اسکے نظایر اور بہت ہین جنکا ذکر اشاعۃ السنہ نمبر ۳ جلد ۲ مین گذرا ہے۔ **بلکہ** مدار و مناط انسانیت اور ہی امور و صفات ہین جن سب کا مال و مرجع اسکی **دو صفتین** ہین۔ **ایک قوت عقلیہ** جو ادراک کلیات سی عبارت ہے اور اُسی کی نظر سے انسان کو ناطق یعنے مدرک کلیات کہا جاتا ہے۔ اِس قوت کی دو شاخین ہین **ایک** وہ جسکو نظام بشری و اسباب دنیاوی سے تعلق ہے اور اِن ہی کے متعلق اِس نظام بشری و دنیاوی سے قواعد و ضوابط استنباط کرنا اِسکا کام ہے **دوسری شاخ** وہ جسکو غیب الغیب سے تعلق ہے اور مورد علوم و ضوابط وہبی ہونا اسکا فعل ہے۔

دوسری قوت عملیہ ہے اِسکی بہی **دو شاخین** ہین **ایک** اعمال کو بطریقہ ارادہ اختیار†

† ارادہ اختیاری جسکی ترک بہی اختیاری ہو۔ نہ طبعی جسمین ترک و اخذ دونون اضطراری ہوتی ہین۔

وجود مین لاناجس سے عمل انسانی کو بھایم وحیوانات کے افعال سے تمیز ہوتی ہے۔
ہرچند حیوانات وبہایم بھی عمدہ عمدہ افعال کرتے ہین چنانچہ ابھی ہم ذکر کر چکے ہین مگر وہ جو کچھ کرتے ہین طبعًا واضطرارًا کرتے ہین۔ ارادہ واختیار انہین کرتے اسپر یقینی دلیل یہہ ہے کہ انسان جو فعل کرتا ہے اسکا اثر ورنگ اسکے دل مین پیدا ہوتا ہے بخلاف حیوانات وبہایم کے کہ وہان اثر ورنگ پیدا نہین ہوتا۔ انسان جس کام کو اچھا سمجھکر کرتا ہے اس سے اسکے دل پر فرحت ونورانیت وسرور پیدا ہوتا ہے اور جس کام کو وہ برا سمجھکر عمل مین لاتا ہو اس سے اسکے دلپر ظلمت وکدورت پیدا ہوتی ہے اور یہہ امر حیوانات وبہایم سے مشاہدہ مین نہین آتا۔

دوسری شاخ قوت عملیہ کی روحانی حالات وعالی مقامات ہین جیسی اپنے خالق سے اُنس ومحبت رکھنا اسپر بھروسا کرنا وعلی ہذالقیاس۔

ان دونون صفتون اور اسکے شاخون کا صرف انسان مین (نہ اسکے ہمجنس اور حیوانات مین) پایا جانا مشاہدہ وتجربہ سے ثابت ہی اسلئے انکا اثبات وبیان دلایل انسانون کے لئے چندان ضروری نتھا۔ مگر چونکہ اکثر انسان بھیمی حجابون مین مستور رہکر اپنی انسانیت سے غافل ہین۔ اسلئے ان صفتون اور انکی شاخون کے وجود پر ان لوگون کو آگاہ کرنا ضروری ہی

قوت عقلیہ وعلمیہ کی پہلی **دونون** شاخون کے وجود پر انسانکا تمدن وطرز معاشرت گواہ ہے ہم صاف مشاہدہ کرتے ہین کہ اگرچہ انسان کھانے۔ پینے۔ مباشرت کرنے۔ سردی کے وقت دھوپ مین بیٹھنے۔ آگ تاپنے اور گرمی کے وقت سایہ مین بیٹھنے وغیرہ طبعی کامون مین اور حیوانات سے مشارکت رکھتا ہے مگر وہ ان سبھی کامون مین اور حیوانات سے **تمیز** مین امتیاز رکھتا ہے **اول** یہہ کہ ان کامون کے لئے اسکے دل مین باعث ومحرک ایک کلی رائے پیدا ہوتی ہے جو ان کامون کا نشیب وفراز وانجام وآغاز اسکو بتاتی ہے مثلاً کھانے مین یہہ رائے کلی پیدا ہوتی ہے کہ کھانا پینا زیست انسان کا مدار ہی جو شخص کھانا نہیز

کہاتا وہ کوئی کام کر نہین سکتا - مباشرت مین یہہ راے کہ انسان کی صحت شخصی وحفظ نوعی اسپر موقوف ہی جو انسان وقت ضرورت اس سی معطل رہتا ہے وہ ذاتی نقصان بہی پاتا ہے اور نسل انسانی کو بھی نقصان پہنچاتا ہے - اِس طرح کی راے کلی حیوانات کے طبعی افعال مین پائی نہین جاتی † - انکو صرف طبعی جذبات ومخصوص حرکات ان افعال پر باعث ہوتے ہین **مثلا** کہانے پینے پر باعث صرف بہوک وپیاس ہوتی ہے جسکے ساتھ کوئی مضرت ومنفعت کلی اُنکے خیال مین نہین ہوتی - جوڑہ کیطرف متوجہ ہونے پر صرف شہوت باعث ہوتی ہے اِسمین غایۃ ومصلحت کلی اُنکی سمجہہ مین نہین آتی -

† اگر حیوانات کے افعال مین باعث ومحرک کوئی راے کلی پائی جاوے تو ضرور ان افعال کا اثر ورنگ انمین پیدا کرے مگر ہم یہہ اثر حیوانات مین نہین پاتے - پرندہ یا چرندہ جانور جب کسی دام مین پہستا اور صدمہ اُٹہاتا ہے تو اس سے کوئی عام نتیجہ نہین نکالتا - اسیواسطی اگر اسکو اِس دام سی چہوٹکر پہر اِس دام کے پاس آنے کا اتفاق ہوتا ہے تو اسمین مبتلا ہو جاتا ہے اور دوسرا جانور جو ہنوز دام مین نہین پہنسا اسکو دیکہہ کر اِس سے نتیجہ نہین نکالتا اور اس دام سے نہین بچسکتا

اگر کہو کہ بعض انسان بھی ایسے ہوتے ہین کہ جس کام مین وہ نقصان پاتے ہین یا کسیکو نقصان پاتے ہوئی دیکہتے ہین اِس سے بچ نہین سکتے تو اسکا **جواب** یہہ ہی کہ وہ انسان بھی اُن جانورون سے بڑہکر نہین ہین **ہان** اِنمین اُنمین اتنا فرق ہے کہ انمین نتیجہ نکالنے اور بچ جانیکا مادہ وطاقت ہی انکی انسانیت سی بہیمیت کا پردہ کہلے تو وہ اس مادہ سے کام لے سکتے ہین بخلاف اُن جانورون کے کہ انمین یہہ مادہ ہی نہین ہی اور وہ اِس سی کبہی کام نہین لیسکتے جو لوگ انسان کے سوائی اور حیوانات کی لئے نفوس وادراک کلی تجویز کرتے ہین وہ بعض حیوانات کی افعال کو قوانین وضوابط پر مبنی بناتے اور اُن قوانین کو بیان کرتے ہین چنانچہ اشاعۃ السنہ نمبر ۳ جلد ۲ مین بصفحہ ۸۴ اُنکے اقوال کی تفصیل منقول ہے مگر غور کرنیسے معلوم ہوتا ہے کہ وہ قوانین وضوابط ان ہی لوگون کی عقل کی استنباط ہین جیسے کوئی دانشمند دوسرے کے قول وفعل سے بعد الوقوع ایسے نکات نکالتا ہی جنسی اس

انسان کو اپنے افعال مین بعض اوقات ایسی بھی کلّی رائے باعث و محرک ہوتی ہی جسمین اُسکی طبعی غرض کچھہ دخل نہین رکھتی بلکہ اس غرض طبعی کی اسمین مخالفت پائی جاتی ہے اور اُسکو صرف مصلحت عام و اصلاح و تہذیب نظام مدنظر ہوتی ہے جیسے خود بہوکہے رہنا - اور اپنا کھانا دوسری محتاج کو جو اس سے زیادہ مضطر و ہلاکت کا خوف رکھتا ہو دیدینا - یا اپنی شہوت کو غیر محل مین نہ نکالنا و علی ہذا القیاس +

امر دوم یہہ کہ وہ اپنے کام مین شایستگی بھی مدنظر رکھتا ہے یہہ امر بھی حیوانات مین پایا نہین جاتا - انکو صرف دفع ضرورت و قضا حاجت طبعاً مطلوب ہوتی ہے - انسان حاجت روائی سے علاوہ اپنی کار آمدنی چیزونمین یہہ بھی چاہتا ہے کہ اسمین اُسکی آنکھ کو ٹہنڈک اور دلکو لذت حاصل ہو - اسی خیال سے عورت خوبصورت چاہتا ہے - مکان عمدہ و بلند - کہانا لذیذ و لباس فاخر - حیوانات کو اس امر کا خیال نہین ہوتا +

امر سوم یہہ کہ وہ ان ضوابط و قواعد حسن معاشرت کو دوسری بنی نوع سے اخذ کرتا ہے اور نوع انسانمین افادہ و استفادہ تعلیم و تعلم ضوابط جاری ہے - ضبط قواعد و استخراج نتائج اگرچہ انسان کا نوعی خاصہ ہے مگر اسکا تحقق و وجود اس نوع کے بعض افراد مین ہوتا ہے نہ سبہی افراد مین - اور نوعی احکام ایسے بہت ہوتے ہین جو صرف بعض افراد مین پاے جاتے ہین - دیکھو شہد کی مکہیون مین صرف ایک مکھی (یعسوب نامی) جو سردار کھلاتی ہے اپنے نوع کی تدبیر و سیاست کرتی ہے - یہہ امر باوجودیکہ اسکا خاصہ نوعی ہے ہر ایک مکہی کو حاصل نہین - دور کیون جاؤ انسان ہی کے اور خواص نوعی دیکھ لو - جبن و شجاعت و عقل و حماقت و خیاطت و کتابت وغیرہ انسان کے خواص نوعی ہین - مگر سبہی انسان نامرد و بہادر و ذکی و احمق و درزی

بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۹۰ شخص کو شعور بہی نہین ہوتا اُن قوانین و ضوابط کی حیوانات کی خیال مین موجود ہونے پر کوئی دلیل قایم نہین ہی اور اسکے نفی پر وہ کامل دلیل موجود ہی جو ہمنے بیان کی ہی کہ اگر افعال حیوانات کی اصول و ضوابط ان کے خیال مین ہون تو ضرور ان کا اثر و رنگ انمین پیدا ہو جس سے یقیناً ثابت ہوتا ہی کہ حیوانات کے لئی عقل و نفس ناطقہ و ادراک کلی نہین ہوتا +

وکاتب نہین ہوتے ۔

بناء علیہ بعض انسان اِس قدر عقل رکھتی ہین جس سے وہ خود اپنے کامون کے لئی قواعد وضوابط کلی مقرر کرلین اور بعضے ایسے ہین جنکے دل مین ضوابط کا خیال گذرتا ہے مگر وہ اپنی عقل سے استنباط نہین کرسکتے ۔ یہہ لوگ جب کسی دانشمند کو سُنتے ہین کہ اُسنے کارآمدنی ضوابط و قواعد مقرر کئے ہین تو اُن کو دل سے قبول کرتے ہین اور دانتون سی مضبوط پکڑتے ہین کیونکہ اُنکو اپنے خیالی اور اجمالی ضوابط کے موافق پاتے ہین ۔ اِسکی تشریح ایک مثال سے کیجاتی ہے ۔

بعض آدمی جنگلی (یا وحشی) بہوکے اور پیاسے ہوتے ہین اور کھانا پانی نہین پاتے تو نہایت تکلیف اُٹہاتے ہین اور کھانے پینے کی کوئی سبیل نہین پاتے پہر ایک دانشمند شہری واقف کار کو دیکہتی ہین کہ جب وہ اِسی بہوک و پیاس مین مبتلا ہوتا ہے تو کھانیکے لئی اناج تلاش کرتا ہے پھر اسکا بیج بوتا ہے پہر اسکو پانی دیتا ہے پہر کھیتی پکنے کے وقت کاٹتا ہی پھر غلہ کو بھُس سے جُدا کرتا ہے پھر اِس غلہ کو وقت حاجت کے لئے سنبہال رکھتا ہی اور پانی کے لئے کنوان کہودتا ہے یا چشمے اور نہرین تلاش کرتا ہے ۔ اور پانی رکھنے کے لئے مٹکی ٹہلیا مشک وکوزہ بہم پہنچاتا ہے ۔ پہر جب وہ تجربہ سے جان لیتا ہے کہ اگر وہ کچّا اناج اور ناپختہ بقولات کھائیگا تو اسکا معدہ درد کریگا تو اس اناج کے لئی پیسنا پکانا تجویز کرتا ہے وعلیٰ ہذا القیاس سبہی کامون کے قوانین وضوابط مقرر کرتا ہے پس وہ جنگلی (یا وحشی) اِس دانشمند شہری کے ضوابط و قوانین کو بدل باور کرتا ہے ۔ اور اُنکے سیکہنی اور عمل مین لانے مین دل سی کوشش کرتا ہے ۔ اِسی طریق سے بڑی بڑی شہرون اور آبادیون مین ضوابط و قوانین پائی جاتے ہین جو اب کمال شہرت کو پہنچ گئے ہین اور انپر جمہور خلایق متفق ہین ۔ ایک زمانہ مین وہ نہایت کم تہے اور بعض بالکل نتھے ۔ اسبات پر اکثر معمورات زمین خصوصاً یورپ کے ابتدائی حالات اور اس زمانہ تہذیب و ترقی کے حالات کا باہم مقابلہ کرنا یقین دلاتا ہے ۔

یہہ تینون امر انسان کے طبعی الہامات سے مل جل جاتے ہین جیسے سانس لینے سے (جو طبعی وضروری امر ہے) اُسکو چہوٹا یا بڑا کرنا ملجاتا ہے۔

پھر یہ تینون امر (لوگون کی مزاج اور عقلون کے مختلف ہونے کے سبب) لوگون مین مختلف طور پر پائے جاتے ہین کسی مین کامل کسی مین ناقص کسی مین متوسط اسیوجہ سے جو کام ودنیاوی انتظام ان امور کے ذریعہ سے لوگ کرتے ہین مختلف ہوتے ہین۔ ان مختلف انتظامون کے درجات ومراتب بیشمار ہین پر ہم بغرض افہام ناظرین انکے دو حدین بیان کردیتے ہین بقیہ درجات کو ناظرین خود قیاس کرسکتے ہین +

ایک وہ حد جس سے کسی جگہہ کے لوگ خواہ کیسے ہی چھوٹی بستیون اور پہاڑون اور جنگلون کے رہنے والے ہون خالی نہین ہوتے جیسے بول چال وباہمی تخاطب کی لئے سیدھے ٹیڑہے الفاظ واصطلاحات مقرر کرنا جسطرح ہوسکے کھیتی کرنا درخت لگانا کنوئین کھودانا۔ جانورون کو قابو مین لاکر اُنسے کام لینا بُرا بہلا چہونپڑا یا چہپر رہنے کے لئے بنالینا اچہا بُرا کپڑا یا کمبل اوڑنے کو بنوالینا۔ اپنی غرض کے موافق جورو کرلینا۔ جیسی بن پڑے بچون کی تربیت وتعلیم کرنا۔ اپنے تنازعات ومعاملات کے تصفیہ کے لئے کوئی سردار یا نمبردار بنالینا وعلی ہذا القیاس اس حد کو ادنی یا ابتدائے حد نظام کہا جاتا ہے +

دوسری حد وہ جو بڑے بڑے شہرون اور شایستہ ملکون مین پائی جاتی ہے جہان لوگ بکثرت رہتے ہین جنمین بڑے بڑے تجربہ کار ہوشیار ہوتے ہین وہ ان سبہی کامون کو جو حد اول مین مذکور ہوئی تہذیب وشائستگی سے کرتے ہین اور انکے اصول وقواعد بھی عمدہ بناتے ہین۔ جنکی تفصیل اسمقام مین محض تطویل ہے۔ ہر ایک کام زراعت۔ تجارت اکل وشرب۔ لباس۔ مناکحت۔ تربیت اولاد۔ صحبت ابنائے جنس۔ سکونت۔ سیاست۔ ریاست حکومت۔ صناعت وغیرہ مین شایستگی وترقی مہذب شہرون اور ولایتون کے رہنے والون کی کس وناکس پر عیان ہے۔ اس حد کو اعلی یا درجہ دوم کی حد نظام دنیاوی کہا جاتا ہے

پھر ہم یہہ بھی دیکھتے ہین کہ اِن امور ثلثہ اور اُن انتظامات (جہان سے متفرع ہین) کے اصل اصول پر سبھی لوگ شہری دیہاتی حضری بدوی متفق ہین کسی اقلیم کے لوگ (جو صحت اعتدال پر ہین) اِن امور و انتظامات کے اصل اصول سے مخالف نہین ہین۔ کسی کو اختلاف ہے تو صرف اُنکی کیفیت یا کمیت مین ہے مثلاً نعش مُردہ کو زندون سے الگ کرنا اتفاقی امر ہے اور اسکا اصل اصول بدبو سے بچنا اور مُردہ کی شرمگاہ کو ڈھکنا بھی اتفاقی ہے۔ اختلاف ہے تو اسکی کیفیت مین کوئی یہ امر مُردہ کو جلانیسے عمل مین لاتا ہے کوئی دفن کرنیسے کوئی دریا بُرد کرنے سے۔ ایسا ہی چوری کرنا اتفاقاً بد ہے۔ اختلاف ہے تو اسمین ہے کہ چوری کی حد کیا ہے اور سزا کیا۔ وعلی ہذا القیاس زنا وغیرہ کو سمجھنا چاہئے ✣

بعض لوگون کا اِن امور و اصول کے برخلاف زنا کرنا چوری کرنا اِس اتفاق مین خلل انداز نہین ہوسکتا ہے کیونکہ ان لوگون مین بعض تو مسلوب الحواس مجنون ہین (جو قوت اعتدال انسانی کے سبب بھایم سے مُحتی ہین) اور بعضے جو ہوش حواس کے ساتھ یہہ کام کرتے اور وہ دانستہ بھایم بنتے ہین وہ اپنے دل سے خود جانتے ہین کہ یہہ فعل بد ہین جو کسی کی بہو یا بیٹی سے زنا کرتا ہے اگر اُسکی بہو یا بیٹی سے کوئی زنا کرے تو دیکھو اُسکو کیسا بُرا معلوم ہوتا ہے اور اسپر وہ کیسی غیرت کرتا ہے ✣

اِس تفصیل سے ثابت ہوا کہ نوع انسان مین قوت عقلیہ و عملیہ کے پھلو دو شاخین موجود ہین جنسے وہ اور حیوانون سے امتیاز و خصوصیت رکھتا ہے۔

اَب رہی اسکی **دوسری دو شاخین** قوت عقلیہ و عملیہ وہ بھی مشاہدہ حال انسان سے ثابت ہین۔ ہم صاف مشاہدہ کرتے ہین کہ بعض انسان ایسے علوم و قوانین بیان کرتے ہین جنکو ظاہری نظام دنیاوی سے اخذ نہین کیا جاسکتا۔ اور خواہ کیسی ہی قوت فکری و استنباطی صرف کرین اس عالم دنیوی مین اُن علوم کا سُراغ نہین ملتا۔ جس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ اُن علوم کا القاء انسان پر غیب الغیب سے بطریق وہب ہوتا ہے اسکا تفصیلی بیان [illegible]

کفر و کافر

اسمضمون مین ہمکو اس کفر سے بحث نہین جو مذہب اسلام کے مخالف مذاہب پر اطلاق کیا جاتا ہے بلکہ اس کفر سے بحث ہے جسکا اہل اسلام کا اپنی ہی گہر مین خرچ ہے ایک مسلمان دوسرے کو بعض افعال و اقوال و اعتقادات کے سبب جنکو اپنے خیال مین کفر سمجہتا ہے اس کفر کا خطاب دیتا ہے

لفظ کفر (چنانچہ بیضاوی و قاموس وغیرہ مین ہے) اصل لغت عرب مین کاف کی زبر سے ہے اور اسکے لغوی معنے ستر اور ڈہانکنے کے ہین - اسی معنے کر زمیندار کو جو زمین مین تخم زراعت کو چہپاتا ہے کافر کہا جاتا ہے اور رات کو جو ہر چیز کو اپنی تاریکی مین ڈہانک لیتی ہے نیز کافر کہا جاتا ہے - ایسا ہی پہل کے خوشہ یا غلاف کو کافور اور دریا اور بڑی نہر اور بڑی جنگل اور سیاہ بادل کو کافر کہا جاتا ہے - انمین بھی سبہی چیزین ڈہکی ہوئی ہوتی ہین -

والکفر لغۃ ستر کنعمۃ واصلہ الکفر بالفتح - وھو الستر ومنہ قیل للزراع واللیل کافر ولکمام الثمرۃ کافور - (بیضاوی)

کفر علیہ یکفر غطاہ والشیئ سترہ - والکافر اللیل والبحر والوادی العظیم والنہر الکبیر والسحاب المظلم والزراع - (قاموس)

اسی معنے کی مناسبت سے لغت مین کفر بمعنے انکار بھی مستعمل ہے منکر نعمت کو کافر کہا جاتا ہے ایسا ہی ہر چیز (اچہی ہو خواہ بُری) کی منکر کو کافر کہا جاتا ہے -

کفر نعمۃ اللہ جحدھا - کافر جاحد لانعم اللہ -

اسی محاورہ سے کفار عرب نے دین سے انکار کو کفر سے تعبیر کیا ہے اور اسکو خوشی و فخر سے اپنی طرف منسوب کیا ہے چنانچہ انکا انبیا کو یہ کہنا (کہ جو تم لیکر آئے ہو ہم اس سے کافر ہین) سورہ روم و حم سجدہ مین منقول ہے

قالوا انا کفرنا بما ارسلتم بہ - ابراہیم ۲۶

فانا بما ارسلتم بہ کافرون - حم السجدہ ۲۶

اسی محاورہ سے انبیاء اور مومنون نے باطل الٰہون اور جہوٹے معبودون سے انکار کرنیکو کفر کہا اور اسکو بخوشی اپنی طرف نسبت کہا چنانچہ ابراہیم اور انکے اتباع نے اپنے وقت کے کافرون سے کہا

اذ قالوا لقومہم انا برآء منکم ومما تعبدون من دون اللہ - کفرنا بکم (الممتحنہ ۱)

کہ ہم تمہارے معبودون سے بیزار و کافر (یعنی منکر) ہین۔

اور خود خدا جل و علی نے اپنے مومن بندون کو باطل معبودون سے کفر کرنیکا حکم دیا چنانچہ فرمایا ہے

ومن یکفر بالطاغوت ویومن باللہ فقد استمسک بالعروۃ الوثقی۔ البقرہ ۳۴۶۔

جسنے طاغوت سے کفر کیا اور خدا پر ایمان لایا اُس نے مضبوط رسی کو ہاتھ مارا

اور اصطلاح شرع مین کفر دین اسلام سے انکار کرنے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی بات کو جو اُن سے بطور تواتر و یقین ثابت ہو نماننے کا نام ہے جسکا لازمہ و حکم دائرہ اسلام سے خروج اور عذاب جہنم مین خلود ہے۔ اِس معنی اصطلاحی پر نقل و دلیل اور ان باتون کی (جنکے انکار سے یقیناً آنحضرت کی تکذیب لازم آتی ہے) تمثیل و تفصیل اشاعۃ السنہ جلد ۳ مین بضمن مضمون (التفرقہ بین الاسلام والزندقۃ) بخوبی ہو چکی ہے جسکو ملاحظہ سے تکذیب و تکفیر کا عمدہ قانون معلوم ہو سکتا ہے اسمقام مین صرف اس قدر بیان مقصود ہے کہ شرع اور اہل شرع مین ہر جگہہ کفر کا اطلاق اسی معنے اصطلاحی سے ہوا ہے یا کہین اس سے اور معنی بہی مراد ہین۔

قرآن و حدیث مین غور و تتبع کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اکثر مواضع مین تو لفظ کفر کا اطلاق اسی معنی اصطلاحی سے ہوا ہے مگر بعض مواضع مین اِس لفظ کفر سے یہ معنی اصطلاحی مراد نہین ہین بلکہ اس کفر کے معنی لغوی کفران نعمت یا کفر عملی جسمین یہ کفران نعمت پایا جاتا ہے مراد ہین۔

ہر چند کلام و خطاب شارع مین معنی اصطلاحی معنی لغوی سے مقدم ہین اور وہی لفظ شارع کے حقیقی معنے ہین مگر جس محل مین معنی اصطلاحی کے مراد ہونے سے خود کلام شارع مانع ہو وہان لغوی معنی مقدم ہین اور وہی کلام شارع کے حقیقی معنی ہین۔

جو لوگ ان باتون کو نہین جانتے وہ شارع کے بعض افعال و اقوال کو کفر کہنے سے ان افعال و اقوال کو حقیقی و اصطلاحی کفر پر محمول کرتے ہین۔ اور اِن کے مرتکبین کو خواہ وہ مسلمان

150

مصدق اسلام ہون کافر کہدیتے ہین بلکہ بقیاس اُن افعال و اقوال کے اُن کے نظائر و امثال کو اپنے اجتہاد سے کفر قرار دیکر اُن کے مرتکبین کو بھی دائرہ اسلام سی خارج سمجھتی ہین۔ اِس مضمون سے ان ہی لوگون کی ہدایت و نصیحت اور اہل اسلام کی تکفیر سے ممانعت مدنظر ہے ✣

پس واضح ہو کہ جن افعال و اقوال پر شارع نے لفظ کفر اطلاق کیا ہے یا اسکا ہم معنی کوئی اور لفظ (جیسے بی ایمان یا بے دین) استعمال فرمایا ہے یا ان پر حکم کفر (عدم دخول جنت) لگا دیا ہے و مع ذلک اس سی معنے اصطلاحی کفر کا ارادہ نہین کیا گئی ہین۔ **از انجملہ قتل**

عن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلعم سباب المسلم فسوق وقتالہ کفر۔ (صحیح بخاری)

عن ابی موسی الاشعری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من حمل علینا السلاح فلیس منا۔ (مسلم)

مسلمان ہے جسکی نسبت آنحضرت نے فرمایا ہی کہ مومن کو گالی دینا فسق ہے اور اسکو قتل کرنا کفر ہی ایسا ہی دوسری حدیث مین ارشاد کیا کہ جو ہم (مسلمانون) پر ہتیار اُٹھاوی وہ ہم مین سے نہین۔

پہلی حدیث مین کفر سے کفران نعمت خداوندی اور کفر عملی مراد ہے اور دوسری حدیث مین مسلمانون پر ہتیار اٹھانے والے کے مسلمان نہونیسے یہہ مراد ہی کہ اسکا عمل اسلام کا فعل نہین اور دونون حدیثون مین یہہ مراد نہین کہ مومن کا قاتل دین اسلام سی خارج ہی ✣

اسپر دلیل قرآن کی آیت وہ ہے جسمین قاتل مومن کو مومن کہا ہے چنانچہ فرمایا ہے

وان طائفتان من المومنین اقتتلوا فاصلحوا بینہما۔ (حجرات ع ۱۳)

کہ اگر مسلمانون کی دو جماعتین آپس لڑین تو انکی صلح کرا دو۔ اِس آیت میں لڑنے والون کو مومن کہنی سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانون سے لڑنیوالا اسلام سے خارج نہین ہوتا۔ اگرچہ اسکا یہہ فعل کافرون کا فعل ہے۔ صحیح بخاری مین اسی مضمون کا ایک باب ہی جسکا حاصل یہہ ہی کہ گناہ

باب المعاصی من امر الجاہلیۃ ولا یکفر صاحبہا بارتکابہا الا بالشرک لقول النبی صلعم

کفر کے کام ہین مگر انکا مرتکب بجز شرک کی کافر نہین ہوتا کیونکہ آنحضرت نی ابوذر صحابی جلیل الشان کامل الایمان

Digitized by Khilafat Library Rabwah.

انک امرء فیک جاھلیۃ وقولہ تعالیٰ ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء - وان طائفتان من المومنین اقتتلوا فاصلحوا بینھما فسماھم المومنین۔

کے حق مین ایک گالی دینے کے سبب) فرمایا ہی تو ایسا آدمی ہے جسمین کفر کی خصلت ہے اور خدا تعالیٰ نے فرمایا ہی کہ خدا شرک تو نہ بخشیگا پر جو اس سی چہوٹے گناہ ہین جسی چاہی بخشدی اور خدا نے فرمایا ہے اگر مسلمانون کی دو جماعتین آپسمین لڑین تو انمین صلح کرادو۔ اسمین باہم لڑنے والون کو مومن کہا"۔

از انجملہ عورتون کی ناشکری ہے جسکو آنحضرت نے کفر فرمایا پہر جب اسکے معنی کا استفسار ہوا تو آپنے خود ہی اُسکو خاوند کی ناشکری سے تفسیر کیا۔ صحیح بخاری مین ایک باب اسی عنوان کا ہے کہ بعض کفر ایسا ہی ہوتا ہے جو (بڑی کفر اصطلاحی سی) کمتر ہے۔ اسمین ناشکری خاوند کو داخل کیا اور اسکے ثبوت مین اسحدیث کو ذکر فرمایا۔

باب کفران العشیر وکفر دون کفر عن ابن عباس قال قال النبی صلعم اریت النار فاذا اکثر اھلھا النساء یکفرن قیل ایکفرن باللہ قال یکفرن العشیر ویکفرن الاحسان - بخاری

وازانجملہ نسب و رشتہ مین خلاف بیانی کرنا ہی جسکی نسبت آنحضرت نے صاف فرمایا ہی کہ جو اپنی باپ کو چہوڑ کر کسی اور کیطرف منسوب ہو وہ کافر ہی

عن ابی ذر انہ سمع رسول اللہ صلعم یقول لیس من رجل ادعی الی غیر ابیہ وھو یعلمہ الا کفر - مسلم

وازانجملہ کسی کی نسب مین طعن کرنا اور میت پر نوحہ کرنا جنکی نسبت آنحضرت نی فرمایا ہے کہ لوگونمین دو کفر کے کام ہین کسیکی نسب پر طعن کرنا اور میت پر چلا کر رونا۔ ایک حدیث مین آیا ہی کہ جو مصیبت کے وقت مونہہ پیٹے اور گریبان چاک کرے اور کفر کیسے مین کرے وہ ہم مین سے نہین ہے۔

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلعم اثنان فی الناس ھما بھم کفر الطعن فی النسب والنیاحۃ علی المیت مسلم

عن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلعم لیس منا من ضرب الخدود وشق الجیوب ودعی بدعوی اھل الجاھلیۃ - مسلم

وازانجملہ غلام کا اپنے میان سے بہاگ جانا ہے جسکی نسبت آنحضرت نے

عن الشعبی عن بریدۃ سمعہ یقول عبد ابن عمر سمعہ یقول سمعت رسول اللہ صلعم یقول من حلف بغیر اللہ فقد کفر او اشرک۔ ترمذی

فرمایا ہے کہ جو غلام اپنے میان سے بھاگ جاوے وہ کافر ہے جبتک اُسکے پاس نہ آوے۔

از انجملہ جھوٹ بولنا گالی دینا۔ عہد کا توڑنا۔ وعدہ خلافی کرنا جنکو آنحضرت نے خصایل النفاق کا جو کفر کا مرادف ہے قرار دیا ہے چنانچہ فرمایا

عن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلعم اربع من کن فیہ کان منافقا خالصا ومن کانت فیہ خصلۃ منھن کانت فیہ خصلۃ من النفاق حتی یدعھا اذا حدث کذب واذا عاھد غدر واذا واعد اخلف واذا خاصم فجر۔ مسلم

ہے چار چیزیں ہیں جنمیں وہ ہوں پورا منافق ہے جسمیں ایک اُنمیں سے ہو اُسمیں ایک خصلت نفاق ہے جب بات کہے جھوٹ بولے جب عہد کرے عذر کرے جب وعدہ کرے وعدہ سے اسکا خلاف کرے جب جھگڑے گالی بکنے لگے۔ ایک حدیث میں یہہ بھی آیا ہے کہ آنحضرت نے کم خطبہ فرمایا

عن انس قال قلما خطبنا النبی صلعم الا قال لا ایمان لمن لا امانۃ لہ ولا دین لمن لا عھد لہ۔ بیہقی شعب الایمان

ہو گا جسمیں یہہ نہ کہا ہو کہ جسکی امانت نہیں اُسکا ایمان نہیں اور جسکا وعدہ نہیں اُسکا دین نہیں

واز انجملہ زنا چوری۔ شرب محرم ہے جنکی نسبت آنحضرت نے فرمایا ہے کہ زانی زنا کے وقت اور چور چوری کے وقت اور شراب خوار شراب نوشی

عن ابی ھریرۃ ان النبی صلعم قال لا یزنی الزانی حین یزنی وھو مومن ولا یسرق السارق حین یسرق وھو مومن ولا یشرب الخمر حین یشربھا وھو مومن والتوبۃ معروضۃ بعد۔ بخاری

کے وقت مومن نہیں ہوتا اور یہ کہنا ایسا ہے جیسا کہ یہہ کہنا کہ وہ کافر ہیں۔

واز انجملہ تکبر ہے جسکو آنحضرت نے شرک و کفر کے برابر ٹھہرایا اور اُسکی نسبت فرمایا کہ جسکے دل میں ذرہ بھر بھی تکبر ہو گا وہ بہشت

عن عبد اللہ بن مسعود عن النبی صلعم قال لا یدخل الجنۃ من کان فی قلبہ مثقال ذرۃ من کبر یاء۔ مسلم

عن حذیفۃ قال سمعت رسول اللہ صلعم یقول لا یدخل الجنۃ نمام۔ مسلم

میں نہ جاویگا۔ ایسا ہی آپنے چغلی کہانے۔ مسلمانوں کو فریب دینے۔ قطع رحم کرنے ہمسایوں کو تکلیف دینے کسیکا حق دبالینے پر بہشت سے

وعنه قال سمعت رسول الله يقول لا يدخل الجنة قتات مسلم

ایک حدیث مین ہی چغل خور بہشت مین داخل نہو گا۔

عن جبير بن مطعم انه سمع النبي صلعم يقول لا يدخل الجنة قاطع۔ بخاری

ایک حدیث مین ہے سخن چین بہشت مین نجاویگا۔

عن ابي شريح ان النبي صلعم قال والله لا يؤمن والله لا يؤمن والله لا يؤمن قيل من يا رسول الله قال الذي لا يأمن جاره بوائقه۔ (بخاری)

ایک حدیث مین ہے قاطع رحم بہشت مین داخل نہ ہوگا۔ ایک حدیث مین ہی کہ آنحضرت نے تین بار قسم کہا کر فرمایا کہ جو شخص ہمسایون کو امن نہ دیگا وہ بہشت مین داخل نہوگا ایک حدیث مین ہے کہ جو کسی مسلمان کا حق قسم کہا کر دبالیگا اسکے لئے دوزخ واجب ہو چکی اور بہشت حرام ہوئی اگرچہ ڈہاک کی چہڑی ہو۔

عن ابي امامة ان رسول الله قال من اقتطع حق امرأ مسلم بيمينه فقد اوجب الله له النار وحرم عليه الجنة فقال له رجل وان كان شيئا يسيرا قال وان كان قضيبا من اراك۔ مسلم

اور ایک حدیث مین ہی کہ جو ہم مسلمانون کو دہوکا دی وہ مسلمان نہین ہے۔

عن ابي هريرة ان رسول الله قال من حمل علينا السلاح فليس منا ومن غشنا فليس منا

اسی قسم کے اور کئی افعال و اقوال ہین جنکو آنحضرت نے صاف کفر ٹہرایا ہے یا کفر کا ہم معنی لفظ اطلاق فرمایا ہے۔ یا انپر حکم کفر دوزخ مین رہنا اور بہشت مین نہ جانا لگا دیا ہے۔ ان احادیث مین بہی لفظ کفر سے کفر شرعی و اصطلاحی کے مراد نہین ہیں اور نہ ان کے مرتکبین پر حکم کفر شرعی (اسلام سے خروج اور عذاب جہنم مین خلود) کا لگانا مقصود ہے بلکہ کفر سے وہی معنی لغوی کفران نعمت یا کفر عملی مراد ہے اور اسکے سزا مین جو بہشت مین داخل نہ ہونے اور دوزخ مین جانیکا ذکر ہوا ہے اسکے یہہ معنی ہیں کہ اولی دخول بہشت نہوگا ان گناہوں کی سزا بھگت کے دخول بہشت نصیب ہوگا۔ اور یہ معنی نہین ہین کہ ان افعال کا مرتکب ہمیشہ دوزخ مین رہیگا اور کبہی بہشت مین نجاویگا ✣

اسپر دلایل متعدد ایات و احادیث ہین - آیات قران مجید مین بہت ایسی ہین جنہین کفر و شرک کے سوائے سب معاصی کے عفو کا جواز نکلتا ہے -

از انجملہ ایک آیت مین ارشاد ہے - ای نبی میرے بندون کو جنہون نے اپنے نفسون پہ زیادتی کی ہے کہدے کہ خدا کی رحمت سے نا امید نہ ہون وہ سبہی گناہون کو بخش دے گا -

قل یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسهم لا تقنطوا من رحمة الله ان الله یغفر الذنوب جمیعا انه هو الغفور الرحیم - زمر ۵ -

اس معافی سے شرک کا مستثنی ہونا اس آیت مین پایا جاتا ہے جسکا ذکر ۱۱۶ مین صحیح بخاری کی عبارت مین گذرا - اور کفر کا مستثنی ہونا بہت ایات مین پایا جاتا ہے جن مین کافرون کے لئے خلود نار کا ذکر ہے -

اور احادیث جن سے کفر و شرک کے سوا اور گناہون کے ارتکاب سے کافر نہونا اور ان کے عوض و سزا مین ہمیشہ دوزخ مین نہ رہنا ثابت ہوتا ہے بیشمار ہین از انجملہ چند احادیث بطور مشت نمونہ خروار نقل کیجاتی ہین -

اول حدیث جبریل جسمین انہون نے آنحضرت سے ایمان کا سوال کیا اور آپ نے اُس کے جواب مین صرف یقین کرنے اور مان لینے خدا اور رسول و ملایکہ و روز قیامت و تقدیر خیر و شر کو ذکر فرمایا جس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ اصل حقیقت ایمان مین عمل داخل نہین - ہوتا تو ایسے محل بیان مین اسکا ذکر فروگذاشت نہ ہوتا -

عن عمر بن الخطاب في قصة جبریل اذ قال فاخبرني عن الایمان قال ان تؤمن بالله و ملئکته و کتبه و رسله والیوم الآخر و تؤمن بالقدر خیره و شره قال صدقت (بخاری مسلم)

دوم حدیث عبادہ بن صامت کہ آنحضرت نے فرمایا ہے کہ جو گواہی دیتا ہے کہ

† تفسیر فتح البیان مین الشیخ کی تفسیر ہماری مدعا کے بعید عمدہ طرز و استدلال سے مرقوم ہے ناظرین اہل علم اس تفسیر کا مطالعہ کرین -

عن عبادة بن صامت قال قال رسول الله صلعم من قال اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له وان محمدا عبده ورسوله وان عيسى عبد الله وابن امته وكلمته القاها الى مريم وروح منه وان الجنة حق وان النار حق ادخله الله الجنة على ما كان من عمل۔ مسلم

خدا وحدہ لاشریک ہی اور محمد صلعم اور عیسیٰ اللہ کے رسول اور اسکے بندے ہین اور بہشت و دوزخ برحق ہے خدا اسکو بہشت مین داخل کردیگا خواہ اسکے عمل کیسے ہی ہون (یعنی تہوڑے ہون یا بہت اچہی ہون یا بُری۔ اچہے ہوئی تو پہلے ہی سی بہشت مین داخل کریگا بُری ہوے تو انکی سزا بہگتا کر یا معافی دیکر)

سوم حدیث ابوذر کہ آنحضرت نے فرمایا جس نے لا الہ الا اللہ کہا اور اسی پر مرا وہ بہشت مین داخل ہو رہیگا۔ مینی عرض کیا یا رسول اللہ اگرچہ اُس نے زنا یا چوری کی ہو اپنے فرمایا اگرچہ زنا یا چوری کی ہو ابوذر نے تین بار یہہ سوال کیا اور آنحضرت نے یہی جوابدیا۔

عن ابی ذر قال قال رسول الله ما من عبد قال لا اله الا الله ثم مات على ذلك الا دخل الجنة قلت وان زنى وان سرق قال وان زنى وان سرق ثلاثا۔ مسلم

چہارم حدیث معاذ کہ آنحضرت نے معاذ کو بلایا اور فرمایا جس نے دل سے شہادت دی کہ خدا کے سوائے کوئی معبود نہین اور محمد صلعم خدا کا رسول ہی۔ اسپر خدا نی آگ کو حرام کیا (یعنی اسمین ہمیشہ رہنا) معاذ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا مین لوگونکو یہ خوشخبری نہ سناؤن اپنی فرمایا تب وہ سُنکر اسپر بہروسہ کر لینگے اور عمل چہوڑ دینگی (یعنی غلطی سی اسکے معنی یہہ سمجہہ لینگے کہ کلمہ پڑہنی سے آگ مین جانا مطلق ہی حرام) پہر معاذ نے بوقت موت بخوف گناہ کتمان اس حدیث کو لوگون کے پاس بیان کیا۔

عن انس بن مالك ان النبي صلعم ومعاذ بن جبل ردفه على الرحل فقال يا معاذ ما من عبد يشهد ان لا اله الا الله وان محمدا عبده ورسوله الا حرمه الله على النار قال يا رسول الله افلا اخبر بها الناس فيستبشروا قال اذا يتكلوا فاخبر بها معاذ عند موته تاثما۔ مسلم

پنجم حدیث عباس بن عبد المطلب کو آنحضرت نے فرمایا جو خدا کو اپنا رب اور محمد صلعم کو رسول اور اسلام کو دین ماننے مین راضی ہوا اس نے ایمان کا مزہ چکھ لیا۔

عن عباس بن عبد المطلب انہ سمع رسول اللہ یقول ذاق طعم الایمان من رضی باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد رسولا

ششم حدیث انس کہ آنحضرت نے فرمایا آگ سے وہ شخص (بھی) نکالا جاویگا جس نے لا الہ الا اللہ کہا اور اسکے دل مین جَو کے دانہ برابر ایمان ہوگا اور وہ (بھی) نکالا جاویگا جسکے دل مین گیہون کے دانہ برابر ایمان ہوگا اور وہ (بھی) نکالا جاویگا جسکے دل مین ایک ذرہ کے برابر ایمان ہوگا۔

عن انس ان النبی صلعم قال یخرج من النار من قال لا الہ الا اللہ وفی قلبہ وزن شعیرۃ من خیر ویخرج من النار من قال لا الہ الا اللہ وفی قلبہ وزن برۃ من خیر ویخرج من النار من قال لا الہ الا اللہ وفی قلبہ وزن ذرۃ من خیر وفی روایۃ من ایمان مکان خیر

ہفتم حدیث ابو سعید خدری جسمین فرشتون و مومنون و انبیاء کی شفاعت کا ذکر کرکے فرمایا ہے کہ ملایکہ و انبیاء و مومن شفاعت کرچکے اب ارحم الراحمین باقی رہا پھر آگ سے خدا ایسے لوگون کی مٹھی نکالیگا جنہون نے کوئی نیک عمل نکیا ہوگا۔

عن ابی سعید الخدری فی حدیث طویل شفعت الملئکۃ وشفع النبیون وشفع المومنون ولم یبق الا ارحم الراحمین فیقبض قبضۃ من النار فیخرج بھا قوما لم یعملوا خیرا قط وفی روایۃ بغیر عمل عملوہ

ہشتم حدیث انس رضی اللہ عنہ کہ آنحضرت نے فرمایا تین چیزین ایمان کی جڑ ہین جو لا الہ الا اللہ کہنے اس سے رک جانا۔ نہ اسکو گناہ (یعنے سوائے کفر و شرک) کے سبب کافر کہنا اور نہ کسی عمل سے (بجز کفر و شرک) اسلام سے نکالنا باقی دو چیز دیکھو ذکر بعض حاشیہ صفحہ ۲۶۲ سبب ان گذشتہ

عن انس قال رسول اللہ ثلث من اصل الایمان الکف عمن قال لا الہ الا اللہ (ابو داؤد)

اس مضمون کی حدیثین اور بہت ہین جنسے ثابت ہوتا ہے کہ کبایر مندرجہ احادیث سابقہ الذکر سے (جنپر شارع نے کفر کا اطلاق کیا ہے اور انکی سزا مین بہشت کو حرام فرمایا ہے) کفر شرعی اصطلاحی مراد نہین۔ اور نہ اسکی سزا سے یہہ مراد ہے کہ ہمیشہ دوزخ مین رہیگا۔

یہہ جو کچھہ ہمنے کہا ہے اور اسکے مطابق احادیث کا مطلب بیان کیا ہے اکثر سلف اور تمام اہلحدیث اور جمہور فقہا و متکلمین اہلسنت کا قول ہے جنکے مذہب و اعتقاد مین اصل ایمان (جسپر دخول جنت و عدم خلود نار کا مدار ہے) تصدیق یا تصدیق معہ اقرار توحید و رسالت کا نام ہے۔ اور اعمال حسنہ کا کرنا اور اعمال بد سے بچنا اصل ایمان کی شرط یا جزء نہین صرف اسکے کمال کا جزو ہے ✝۔ انکے نزدیک جو

✝ قد لا یجعل تارک العمل خارجا عن الایمان بل یقطع بدخول الجنة وعدم خلوده فی النار وهو مذهب اکثر السلف وجمیع ائمة الحدیث وکثیر من المتکلمین والمحکی عن مالک والشافعی والاوزاعی وعلیه اشکال ظاهر وهو انه کیف لا ینتفی الشیء اعنی الایمان مع انتفاء رکنه اعنی الاعمال وکیف یدخل الجنة من لم یتصف بما جعل اسما للایمان وجوابه ان الایمان یطلق علی ما هو الاصل والاساس فی دخول الجنة وهو التصدیق وحده او مع الاقرار وعلی ما هو الکامل المنجی بلا خلاف وهو التصدیق مع الاقرار والعمل علی ما اشیر الیه بقوله تعالی انما المومنون الذین اذا ذکر الله وجلت قلوبهم الی قوله اولئک هم المومنون حقا۔ (شرح مقاصد)

باب قول النبی صلعم بنی الاسلام علی خمس وهو قول وفعل ولابی ذر عن الکشمیهنی وعمل بدل فعل وهو اعم من عمل القلب والجوارح لتدخل العبادات والاعتقادات وهو موافق لقول السلف اعتقاد بالقلب ونطق باللسان وعمل بالارکان واراد وابذلک ان الاعمال شرط کماله۔ الی ان نقل عن بعض المعتزلة ان الایمان العمل والنطق والاعتقاد ثم قال والفارق بینه وبین قول السلف انهم جعلوا الاعمال شرطا فی الکمال والمعتزلة جعلوها شرطا فی الصحة۔ (قسطلانی)

ولا نکفر مسلما بذنب من الذنوب وان کانت کبیرة ای کما یکفر الخوارج مرتکب الکبیرة اذا لم یستحلها ولا نزیل عنه اسم الایمان ونسمیه ای مرتکب الکبیرة مومنا حقیقة ای لا مجازا لان الایمان هو التصدیق بالجنان والاقرار باللسان واما العمل بالارکان فهو من کمال الایمان وجمال الاحسان عند اهل السنة والجماعة وشرط او شطر عند الخوارج والمعتزلة (شرح فقه اکبر امام الائمة ابو حنیفه علیه الرحمة

شخص تصدیق و اقرار توحید رسالت کے ساتھہ طاعات کا ملتزم اور معاصی سے مجتنب ہی وہ مومن کامل الایمان ہے جو اولی دخول بہشت کا بلا مس عذاب مستحق و امیدوار ہی - اور جو کسی طاعت مین قاصر ہے یا کسی گناہ کا مرتکب ہی وہ مومن ناقص الایمان ہے جو گناہ کی سزا بھگت کر بہشت مین جانیکی امید رکہتا ہی -

امام بخاری نے اسی مذہب کے مطابق اور اسی معنی کے ✝ ارادہ سے اپنی کتاب کے متعدد ابواب مین نماز - روزہ - زکوۃ - کہانا کہلانے - مسلمانون کو زبان کے ایذا سے بچانے وغیرہ اعمال حسنہ کو جزء ایمان و اسلام ٹہرایا ہے اور اُنکے مقابل اعمال بد (ناشکری خاوند - بغض انصار - جہوٹ - وعدہ خلافی - خیانت وغیرہ اعمال بد) کو کفر و نفاق مین داخل کیا چنانچہ اُس حدیث کی تفسیر مین جسمین زانی کو بے ایمان کہا گیا ہی صاف فرمایا ہی کہ وہ بوقت زنا مومن کامل نہین ہوتا اور اسمین نور ایمان نہین ہوتا -

قال ابو عبد الله لا یکون هذا مومنا تاما ولا یکون له نور الایمان - (مشکوۃ و صحیح بخاری ص ۳۳۶)

✝ قال الامام ابو الحسن علی بن خلف بن بطال المالکی المغربی فی شرح صحیح البخاری فی باب من قال ان الایمان هو العمل **فان قیل** قد قدمتم ان الایمان هو التصدیق **قیل** التصدیق هو اول منازل الایمان ویوجب للمصدق الدخول فیه ولا یوجب له استکمال منازله ولا یسمی مومنا مطلقا (اذ المطلق یحمل علی الفرد الکامل هکذا قالوا) هذا مذهب جماعة اهل السنة ان الایمان قول وفعل قال ابو عبید وهو قول مالک والثوری والاوزاعی ومن بعدهم من ارباب العلم والسنة الذین کانوا مصابیح الهدی وائمة الدین من اهل العراق والحجاز والشام وغیرهم قال ابن بطال وهذا المعنی اراد البخاری اثباته فی کتاب الایمان وعلیه بوب ابوابه کلها فقال باب امور الایمان وباب الصلوة من الایمان وباب الزکوة من الایمان وباب الجهاد من الایمان وسائر ابوابه وانما اراد الرد علی المرجئة فی قولهم ان الایمان قول بلا عمل وتبین غلطهم وسوء اعتقادهم ومخالفتهم للکتاب والسنة ومذاهب الائمة (شرح صحیح مسلم للنواوی)

اِس مذہب اہلسنت محدثین و سلف صالحین کے علاوہ اسباب مین اور بہت مذہب ہین جنکی نقل و تفصیل کتب عقاید و شروح کتب حدیث مین موجود ہے ہم اسمقام مین ان مذاہب کا حاصل بالاعراض دلایل نقل کرتے ہین - تاکہ ناظرین کو معلوم ہو کہ اس مذہب کے سوا کون کون لوگ ہین پس وہ انکی موافقت سے بچین -

ازانجملہ ایک مذہب خوارج ہے جو قایل ہین کہ عمل ایسا جزو ایمان ہے کہ ایک حکم کے ترک کرنے - اور ایک گناہ کے مرتکب ہونے سے بھی انسان کافر ہو جاتا ہے - اور ہمیشہ دوزخ مین رہتا ہے -

وازانجملہ مذہب معتزلہ ہے جو خوارج کے طرح عمل کو داخل ایمان سمجھتے ہین مگر تارک طاعات و مرتکب گناہ کو کافر نہین کہتے بلکہ کفر و اسلام مین معلق رکھتے ہین (یہہ دونون مذہب تشدید و افراط مین ہین - اور انکے مقابل دو مذہب آیندہ تقصیر و تفریط مین ہین -

وازانجملہ مذہب مرجیۂ ‡ ہے جو مجرد تصدیق کو ایمان سمجھتے ہین اور عمل کو کسیطرح ایمان مین داخل

---

* واما علی الرابع وھو ان یکون الایمان اسما لفعل القلب واللسان والجوارح علی ما یقال انہ اقرار باللسان وتصدیق بالجنان وعمل بالارکان فقد جعل تارک العمل خارجا عن الایمان داخلا فی الکفر والیہ ذھب الخوارج او غیر داخل فیہ وھو المنزلۃ بین المنزلتین والیہ ذھب المعتزلۃ - (شرح مقاصد و مثلہ فی شرح البخاری للقسطلانی و شرح الفقہ الاکبر وغیرہا بکثیر)

‡ ثم المرجیۃ المذمومۃ من المبتدعۃ لیسوا من القدریۃ بل ھم طائفۃ قالوا لایضر مع الایمان ذنب ولا ینفع مع الکفر طاعۃ فزعموا ان احدا من المسلمین لا یعاقب علی شئ من الکبایر - (شرح فقہ اکبر)

الفرقۃ الرابعۃ من کبار الفرق الاسلامیۃ المرجیۃ یقولون لا یضر مع الایمان معصیۃ کما لا ینفع مع الکفر طاعۃ - (شرح مواقف)

نہین جانتے نہ اصل حقیقت ایمان مین جیساکہ خوارج و معتزلہ کہتے ہین اور نہ اسکے کمال مین جیساکہ محدثین سمجھتے ہین انکا مقولہ ہے لا یضر مع الایمان معصیۃ ولا ینفع مع الکفر طاعۃ یعنی ایمان کے ہوتے کسی گناہ کا ضرر نہین پہنچتا اور کفر کے ہوتے کوئی عمل نیک نفع نہین دیتا

وازانجملہ مذہب کرامیہ† ہے جو تصدیق کو بہی ایمان سے خارج سمجھتے ہین صرف زبانی اقرار توحید و رسالت کو گو دل مین کفر و انکار ہو صحت ایمان کے لئے کافی سمجھتے ہین۔

ان مذاہب کی شاخین بعضے اور مذاہب بہی ہین جنکی نقل و تفصیل شرح مقاصد و شرح مواقف و قسطلانی شرح بخاری مین موجود ہے۔

اس بیان مذاہب سے ثابت ہوا کہ جو مطلب احادیث مذکورہ کا ہمنے بیان کیا ہے اہلسنت و محدثین و فقہاء امت کے نزدیک بہی ان احادیث کا وہی مطلب ہے۔ اور ان کے نزدیک بہی مرتکب کبیرہ کافر و اسلام سے خارج نہین ہے اور اس مطلب کا خلاف خوارج و معتزلہ کا مذہب ہے۔

یہہ افعال و اقوال فسق کی نسبت کتاب و سنت کا حکم اور علماء اہلسنت کا قول بیان کیا گیا ہے یہی فسق اعتقادی (جسکو بدعت سے تعبیر کیا جاتا ہے) کا حکم ہے۔ جن احادیث سے مرتکب کبیرہ کا کافر نہونا ثابت ہوتا ہے اُن ہی احادیث سے معتقد بدعت کا کافر نہونا ثابت ہوتا ہے اور جو علماء اہلسنت محدثین متکلمین و فقہا مرتکب کبیرہ کو کافر نہین کہتے وہی علما مبتدعین اہل قبلہ کو کافر خارج از اسلام نہین جانتے۔ اور اہل بدعت کی روایت و شہادت کو قبول رکہتے ہین۔

اسباب مین محدثین و فقہا کے اقوال ہم اشاعۃ السنہ نمبر ۸ و ۹ جلد اول مین بسط و تفصیل

---

† وقالت الکرامیۃ وبعض المرجیہ الایمان ھو الاقرار باللسان دون عقد القلب (شرح مسلم)

والیہ ذھب الکرامیۃ حتے ان من اضمر الکفر واظھر الایمان یکون مومنا (ای عندھم) الا انہ یستحق الخلود فی النار ومن اضمر الایمان واظھر الکفر لا یکون مومنا۔ (شرح مقاصد)

وقالت الکرامیۃ ھو النطق بکلمتی الشھادۃ فقط (قسطلانی)

سے نقل کر چکے ہین - اس مقام مین بعضے اور اقوال محدثین † و فقہا اور اقوال متکلمین نقل کئے جاتے ہین -

امام نووی شرح صحیح مسلم مین فرماتے ہین تو جان لے اہلحق کا یہی مذہب ہے کہ کوئی اہل قبلہ کسی گناہ کے بدلے کافر نہ سمجھا جاوے اور اہلبدعت کو بدعت کے سبب کافر نہ کہا جاوے - ہان جو ایسی بات سے انکار کرے جو دین سے بداہتہً معلوم ہو جیسے حشر اجساد یا نماز روزہ وغیرہ قطعی احکام تو ہم اسکو مرتد کہا جاوے سو ایسے شخص کے جو نہ اور احکام اسلام سے ناواقف ہو یا کسی جنگل مین بلاد اسلام سے دور ہو پرورش پایا ہو اسکو ان باتون سے آگاہ کیا جاوے پھر ہی تمام

واعلم ان مذهب اهل الحق انه لا يكفر احد من اهل القبلة بذنب ولا يكفر اهل الاهواء و البدع وان منكر مجمعا عليه يعلم من دين الاسلام ضرورة حكم بردته وكفره الا ان يكون قريب عهد بالاسلام او نشاء ببادية بعيدة او نحو ممن يخفى عليه فيعرف ذلك فان استمر حكم بكفره وكذا حكم من استحل الزنا والخمر او القتل او غير ذلك من المحرمات التي يعلم تحريمها ضرورة - (شرح نووی)

تو اسکو کافر کہا جاوے ایسا ہی اس شخص کو کافر کہا جاوے جو زنا شراب خوری وغیرہ محرمات قطعیہ کو حلال جانے -

† اسبات کو ناظرین خیال مین رکھین - اور جہان کہین استحلال معصیۃ پر حکم تکفیر لگایا گیا ہے اس مین اس کا لحاظ کرین -

† محدثین کے اقوال اہلحدیث کی فہمایش کے لئے ہین - اور فقہاء و متکلمین کے اقوال اہل تقلید کے لئے - اب اس مسئلہ مین نہ اہلحدیث کو جائے کلام ہے نہ مقلدین فقہا کو - اہلحدیث کے ان اقوال سے تسکین نہ ہو تو وہ ان شاء اللہ نمبر ۹ جلد اول کا مطالعہ کرے - اور جو خود کچھ علم رکھتے ہین وہ صحیح بخاری و مسلم کو کھولکر دیکھ لین کہ ان مین کس کثرت سے اہل ہوا الخوارج وغیرہ کی روایتین موجود ہین اور جو لوگ تازہ مجتہد بخاری و مسلم کی روایتون کو بھی نہ مانین وہ عمل بالحدیث کا نام نہ لین جبتک کہ اپنے عمل کے لئے ایسی کتابین تصنیف نہ کرین جنمین اہلبدعت کی روایتین نہ ہون -

اور شرح مقاصد مین کہا ہے - بحث ہفتم اہل قبلہ مخالفین حق کے کفر و ایمان کے بیان

المبحث السابع فی حکم مخالف الحق من اهل القبلة فی باب الکفر والایمان ومعناه ان الذین اتفقوا علی ما هو من ضروریات الاسلام کحدوث العالم وحشر الاجساد وما اشبه ذلک واختلفوا فی اصول سواها کمسئلة الصفات وخلق الاعمال وعموم الارادة وقدم الکلام وجواز الرؤیة ونحو ذلک مما لا نزاع ان الحق فیها واحد هل یکفر المخالف للحق بذلک الاعتقاد وبالقول به ام لا والا فلا نزاع فی کفره اهل القبلة المواظب طول العمر علی الطاعات باعتقاد قدم العالم ونفی الحشر ونفی العلم بالجزئیات ونحو ذلک اما الذین ذکرنا فذهب الاشعری واکثر الاصحاب الی انه لیس بکافر وبه یشعر ما قال الشافعی رح لا ارد شهادة اهل الاهواء الا الخطابیة لاستحلالهم الکذب وفی المنتقی عن ابی حنیفة انه لم یکفر احدا من اهل القبلة وعلیه اکثر الفقها ومن اصحابنا من قال بکفر المخالفین - × × قال الاستاذ ابو اسحق الاسفرائنی نکفر من یکفرنا ومن لا فلا واختار الامام الرازی انه لا یکفر احد

مین اس سے مراد یہہ ہے کہ جو لوگ ضروریات اسلام (جیسے عالم کا حادث ہونا اور قیامت کو جسمون کا اُٹھایا جانا اور اسی قسم کے اور مسایل) پر اتفاق رکھتے ہین اور ان مسایل کے سوا اور مسایل مین (جیسے مسئلہ صفات باری اور خدا کے ارادہ کا عام ہونا اور اسکی کلام قدیم ہونا اور اسکے دیدار کا ممکن ہونا اور اسی قسم کے اور مسایل جنمین بلا خلاف حق ایک ہی جانب مین ہے اہل حق سے مخالف ہین آیا یہ لوگ کافر ہین یا نہین - اور اسمین نزاع نہین کہ جو اہل قبلہ ہو کر اور تمام عمر طاعات پر رہکر عالم کو قدیم سمجھے اور حشر جسمانی اور خدا کے علم متعلق جزئیات کی نفی کرے وہ کافر ہے - ان لوگون کے حق مین جنکے کفر مین نزاع ہے - شیخ (ابو الحسن) اشعری کا یہہ قول ہے کہ وہ کافر نہین - اسی کیطرف امام شافعی کا کلام مشعر ہے جو آپنے کہا ہے کہ مین تمام اہل بدعت و ہوا کی شہادت قبول کرتا ہون بجز فرقہ خطابیہ کے (روافض سے ایک فرقہ کا نام ہے) جو جھوٹ بولنے کو حلال جانتے ہین (اسوجہ سے نہ بولنا ان کی شہادت کو نہین مانتا) منتقی مین امام

من اهل القبلة وتمسك بانه لو توقف صحة الاسلام على اعتقاد الحق في تلك المسائل لكان النبي صلعم ومن بعده يطالبون بها من آمن ويفتشون عن عقايدهم ۔ (شرح مقاصد)

سے منقول ہے کہ اُنہوں نے کسیکو اہل قبلہ سے کافر نہیں کہا اور اسپر اکثر فقہا ہین اور ہمارے بعضے لوگ ایسے ہی ہین جو اپنے مخالفین کو کافر کہتے ہین استاذ ابو اسحق اسفرائینی نے کہا ہے کہ جو ہم (اہلسنت) کو کافر کہتا ہے ہم اسکو کافر کہتے ہین اور جو نہ کہے اسکو نہین کہتے۔ امام رازی نے بھی اسی بات کو اختیار کیا ہے کہ اہل قبلہ سے کسی کی تکفیر مناسب نہین اور اسپر اس دلیل سے تمسک کیا ہے کہ اگر صحت اسلام ان امور کے تحقیق پر موقوف ہوتی تو آن حضرت اور انکے بعد اور لوگ (صحابہ وغیرہ) مسلمانون سے اِس تحقیق کا مطالبہ کرتے اور ان امورمین اُن کے عقاید کو ٹٹولتے۔

اور شرح مواقف مین ہے۔ مقصد خامس سباب مین ہے کہ آیا حق کے مخالف جو

المقصد الخامس في ان المخالف للحق من اهل القبلة هل يكفر ام لا ذهب جمهور المتكلمين والفقهاء على انه لا يكفر احد من اهل القبلة قال الشيخ ابو الحسن في اول الكتاب مقالات الاسلامين من اختلاف المسلمين بعد نبيهم عليه السلام في اشياء ضلل بعضهم بعضا وتبرء بعضهم عن بعض فصاروا فرقا متباينين الا ان الاسلام يجمعهم ويعمهم فهذا مذهبه وعليه اكثر اصحابنا فقد نقل عن الشافعي انه قال لا ارد شهادة احد من اهل الاهواء الا الخطابية فانهم يعتقدون حل الكذب لحكم الحاكم

اہل قبلہ ہین وہ کافر ہین یا نہین۔ جمہور متکلمین و فقہا اسپر ہین کہ اہل قبلہ سے کسیکو کافر نہ کہا جاے شیخ ابو الحسن (اشعری) نے اول کتاب مقالات اسلامین کہا ہے کہ مسلمان بعد زمانہ آنحضرت کے کئی چیزون مین مختلف ہوگئے ہین جنمین ایکدیگر کو گمراہ کہتا ہے ایک دوسرے سے بیزار ہوکر جدا جدا فرقے ہوگئے ہین۔ پر اسلام سبکو جامع و شامل ہے یہ اشعری کا مذہب ہے اور اسی پر ہمارے بعض اصحاب ہین۔ امام شافعی سے منقول ہے کہ اونہون نے کہا ہین کسیکی شہادت اہل بدعت سے رد نہین کرتا بجز خطابیہ کے جو جھوٹ بولنے کو حلال

صاحب المختصر فی کتاب المنتقی عن ابی حنیفہ انہ لم یکفر احدا من اھل القبلۃ وحکی ابو بکر الرازی مثلہ عن الکرخی وغیرہ والمعتزلۃ الذین کانوا قبل ابی الحسین تجامعوا انکفروا الاصحاب فعارضہ بعضا بالمثل فکفرھم وقد کفر الجبۃ مخالفوھم من اصحابنا ومن المعتزلۃ وقال الاستاذ ابو اسحٰق کل من یکفرنا فنحن نکفرہ والا فلا اما علی ما ھو المختار عندنا وھو ان لا یکفر احدا من اھل القبلۃ ان المسایل التی اختلف فیھا اھل القبلۃ من کون اللہ عالما بعلم وموجد الفعل العباد وغیر متحیز ولا فی جھۃ وغیرھا لم یبحث النبی صلعم عن اعتقاد من حکم باسلامہ فیھا ولا الصحابۃ والتابعون فعلم ان صحت دین الاسلام لا یتوقف علی معرفۃ الحق فی تلک المسایل وان الخطأ فیھا لا یضر قدحا فی حقیقۃ الاسلام (شرح موقف)

جانتے ہین اور حاکم مصنف مختصر نے کتاب منتقی مین امام ابو حنیفہ سے نقل کیا ہے کہ انہون نے کسی اہل قبلہ کو کافر نہین کہا ایسا ہی ابو بکر رازی نے کرخی سے نقل کیا ہے۔ معتزلہ نے (جو ابو الحسین سے پہلے تھے) کئی امور مین ہمارے لوگون کو کافر کہا ہے اسکے مقابلہ مین ہمارے لوگون نے بھی انکو کافر کہا ہے مجسمہ نے ہمکو اور معتزلہ دونو کو کافر کہا ہے۔ استاد ابو اسحٰق نے فرمایا ہے جو ہمکو کافر کہتا ہے ہم اسکو کافر کہتے ہین جو نہین اسکو نہین۔ ہمارے نزدیک مذہب مختار یہی ہے کہ کسی اہل قبلہ کو کافر نہ کہا جاوے کیونکہ جن مسایل مین ہمارا انکا اختلاف ہے کہ خدا تعالی اپنے علم سے عالم ہے یا ذات سے اور وہ بندے کے فعل کا موجد ہے اور وہ کسی جہۃ اور مکان مین نہین ہے۔ ان مسایل مین آنحضرت نے کسیکے اعتقاد سے جس کو اسلام سمجھا یا بحث نہین کی اور نہ انکے بعد صحابہ و تابعین نے۔ اس سے معلوم ہوا کہ دین اسلام کی صحت ان مسایل کے تحقیق پر موقوف نہین اور انمین خطا حقیقت اسلام مین قدح نہین کرتی۔

اور شرح فقہ اکبر مین کہا ہے کہ علماء کے اس قول مین کہ اہل قبلہ کو کافر نہ کہا جاوے اور

والجمع بین قولھم لا یکفر احد من اھل القبلۃ وقولھم یکفر من یقول بخلق القرآن او استحالۃ الرؤیۃ ونحو ذلک

اس قول مین کہ جو قرآن کو مخلوق کہے یا شنیدین (رابوبکرؓ و عمرؓ) کو گالی دے یا لعنت کرے وہ کافر ہے

او لعنهما و امثال ذلك مشكل كما قال شارح العقايد وكذا قال شارح المواقف ان جمهور المتكلمين والفقهاء على انه لا يكفر احد من اهل القبلة وقد ذكر في كتب الفتاوى ان سب الشيخين كفر وكذا انكار امامتهما كفر ولا شك ان امثال هذه المسئلة مقبولة بين جمهور المسلمين فالجمع بين القولين المذكورين مشكل انتهى ووجه الاشكال عدم المطابقة بين المسايل الفرعية والدلايل الاصولية التي من جملتها اتفاق المتكلمين على عدم تكفير اهل القبلة المحمدية ويدفع الاشكال بان نقل كتب الفتاوى مع جهالة قائله وعدم اظهار دلائله ليس بحجة من ناقله اذ مدار الاعتقاد في المسايل الدينية على الادلة القطعية على ان في تكفير المسلم قد يترتب مفاسد جلية وخفية فلا يفيد قول بعضهم انما ذكروه بناء على الامور التهديدية والتغليظية (شرح فقه اکبر)

موافقت و مطابقت مشکل ہے چنانچہ شرح عقاید و شرح مواقف کی مصنفون نے کہا ہی کہ جمہور متکلمین اور فقہا یہہ کہتی ہین کہ اہل قبلہ کو کافر نہ کہا جاوے اور کتب فتاوی مین یہ لکہا ہی کہ سب شیخین کفر ہی ایسا ہی انکی امامت سی انکار کفر ہی اور ایسی مسایل جمہور مسلمانون مین مقبول ہو رہی ہین پس ان دونو مین مطابقت مشکل ہے یعنی ان مسایل فرعیہ اور دلایل اصولیہ مین کہ از انجملہ عدم تکفیر اہل قبلہ پر متکلمین کا اتفاق ہی موافقت نہین ہی۔ یہہ اشکال یون دفع ہو سکتا ہے کہ کتب فتاوی کی نقل باوجود ناقل کے مجہول ہونے اور دلایل کے ظاہر نہونے کے لایق سند نہین کیونکہ مسایل اعتقادی کی بنا قطعی دلایل پر ہی۔ علاوہ یہہ کہ مسلمان کو کافر کہنی مین جلی و خفی مفاسد ہین۔ پس اسمین بعض لوگون کا قول مفید نہین۔ انہون نے جو کچہہ کہا ہی تہدیداً (ڈرانے کو) کہا ہے۔

یہہ آخر کتاب مین کہا ہے اور اس سے پہلے بذیل اس قول متن کے کہ ہم مرتکب کبیرہ کو کافر نہین کہتے اور اس سے ایمان کا نام دور نہین کرتے (جو حاشیہ صفحہ ۳۰۴ مین منقول ہوا ہی

باقی آیندہ

ہندوستان کی حدیث پر عمل کرنیوالی وہابی نہین

لایق توجہ گورنمنٹ

نمبر ۲

لفظ وہابی کے آجکل کے عرف مین ایک معنی مفسد و باغی کے بھی ہین اور اس معنی کر اہلحدیث ہند کا وہابی نہ ہونا جس تفصیل سے نمبر سابق مین ثابت ہو چکا ہے ناظرین پر مخفی نہین ہے اس نمبر مین ہم یہہ بیان کرنا چاہتے ہین کہ جو کچھہ ہم نے نمبر سابق مین بیان کیا ہے وہ صرف

† ہندوستان سی تمام ملک ہند مراد ہی جسمین پنجاب بہی شامل و داخل ہے -

‡ انرایبل سید احمد خان بہادر سی ایس آئی نے جو اپنا اور تمام گروہ اہلحدیث کا وہابی ہونا رسالہ جواب ڈاکٹر ہنٹر مین تسلیم کیا ہی وہ اور معنی کر ہے - چنانچہ اسی رسالہ کے صفحہ ۱۱۴ مین فرماتے ہین "وہابی وہ ہی جو خالصۃً خدا کی عبادت کرتا ہو اور موحد ہو - اور اسکا اسلام ہوائے نفسانی اور بدعت کی امیزش سی پاک ہو" - اور تہذیب الاخلاق ماہ رجب ۹۶ھ مین یہی معنی بیان فرما کر لکھتے ہین "ہم انہی معنو نمین جو علانیہ بتا چکے ہین دونون قسم یعنی مقلد و لامذہب وہابیون پر اور خود اپنی پر وہابی کا لفظ اطلاق کرتے ہین" **پہر ان کا** یہہ تسلیم کرنا بھی جبراً و اضطراراً بطور مماشاۃ مع الخصم ہے نہ قصداً و اختیاراً برضا و رجزم - لوگون نے انکو وہابی کہا اور محمد عبد الوہاب کیطرف منسوب کیا تو انہون نے اسکو تسلیم کر لیا کہ چلو وہابی ہین تو وہابی ہی سہی - وہابی ہونیکی معنی یہ ہین (جو بیان کئے ہین) اور اسمین برا ہی کیا ہے **ورنہ خوب جانتی ہین** کہ در اصل اس گروہ کا نام اہلحدیث ہی - اور اس فرقہ کے کسی آدمی کو محمد بن عبد الوہاب کی طرف منسوب ہونیکا اقبال نہین ہے - چنانچہ اسی رسالہ کے صـ۱۱ مین لکھتی ہین ڈاکٹر ہنٹر صاحب اپنی کتاب کے صـ۵۷ مین تحریر فرماتے ہین کہ وہابیت ایک ایسا طریقہ ہے جسکے رو سے مذہب اسلام ایک خالص توحید کی صورت ہو جاتا ہی یہ بالکل صحیح ہے لیکن اس موقع پر مین یہہ بات کہتا ہون کہ قبل اس سے کہ حال کے زمانہ کی مسلمانون

یا نواب صاحب بھوپال کی (جنکی کلام سے ہمنے اپنے دعاوی پر استشہاد کیا ہے) رائے ہے یا وہ عام قوم اہلحدیث ہند کی رائے ہے جہانتک ہمارے علم و تجربہ کو رسائی ہوئی ہے اس سے

نے مذہب اسلام مین نئی باتین اور اختراعی رسمین ایجاد کین حضرت محمد رسول اللہ کے زمانہ مین بھی اسلام کی یہینہ یہی صورت تہی۔ مذہب اسلام ابتدا مین بہت سے برسون تک ایک ایسا مذہب رہا جسکا منشا صرف ذات باری کی پرستش تھی مگر سنہ ہجری کے دوسری صدی مین جبکہ اسکے اصول کی نسبت علماء کے خیالات قلمبند ہوئے تو اسکے چار فرقہ قایم کئے گئے یعنی حنفی شافعی و مالکی و حنبلی اور کچھ عرصہ تک مسلمانون کو یہ اختیار رہا کہ ان فرقون مین سے جس کسیکے مسئلہ کو چاہین پسند کرین اور اسکی پیروی کرین لیکن جب بنی امیہ اور بنی عباس بادشاہ ہوئے تو انہون نے ایک حکم تمام مسلمانون کے نام اس مضمون کا جاری کیا کہ وہ ان چار فرقون مین سے کسی ایک فرقہ کے تمام مسئلونکو قبول کرلین چنانچہ بعد اس حکم کے جو لوگ اسکے خلاف کرتے تہے انکو سزا دیجاتی تہی چنانچہ اس جبری حکم کے باعث سے آزادانہ رای کا اظہار مسدود ہوگیا اور مذہبی دست اندازی کا بڑا زور و شور ہوا مگر اسوقت مین بہی بہت سے آدمی ایسے تہے جو خفیہ اصلی مذہب کے پابند تہے اور ظاہرا نکی یہ جرات نہ تہی کہ سوائے چند معتمد آدمیون کے کسی سے اپنی رائے کا اظہار کرین اور ایسے لوگ اُس زمانہ مین **اہلحدیث کہلاتے** تہے جو حضرت رسول اللہ کے قول کے متعلق تہے اور مندرجہ بالا چارون فرقون کے مسئلون کے پابند نہ تہے پس رفتہ رفتہ حکم مذکور الصدر اور زیادہ تشدد کے ساتھ جاری کیا گیا یہان تک کہ آخر کار وہ بہت سے مسلمانون کے مذہب کا ایک بڑا اصول ہوگیا اور پہر **اہلحدیث** سے بھی عوام الناس رفتہ رفتہ عداوت کرنے لگے اور اصول شرع مین سچے مسلمانون کے نزدیک وہ قابل ملامت قرار دیگئے غرضکہ ۱۱۰۰ھ کے شروع تک تمام مسلمانون کی یہی حالت رہی۔ اسکے بعد عرب مین ایک ملکی لڑائی برپا ہوئی چنانچہ عبدالوہاب بادشاہ نجد کے بیٹے ذی اپنے مخالفون کو شکست دی اور خاص نجد پر کئے ہوئے تخت پر بیٹھا مگر اسکا عقیدہ

بہی ثابت ہوتا ہے کہ یہہ عام قوم اہلحدیث کی رائے ہے -

اسپر ہم سر دست **دو شہادتین** (ایک **داخلی** ایک **خارجی**) پیش کرتے ہین اور

وہی تہا جو اہل حدیث کا تہا چونکہ وہ اپنے عہد مین سب سے زیادہ قوت رکہتا تہا لہذا اُس نے علانیہ مذہب کے عقاید کی ہدایت کی اور جہانتک ہوسکا انکو جاری کیا اُسکی وفات کے بعد اسی کے عقیدہ کا ایک اور بادشاہ تخت نشین ہوا جس نے اپنے جلوس کے بعد بہت جلد مکہ معظمہ کی زیارت کی تیاری کی لیکن جسوقت اس نے مکہ معظمہ کے شریف سے اپنے عقیدہ کے بموجب زیارت کرنیکی اجازت چاہی تو اس نے اسکی درخواست کو قبول نہ کیا۔ اس وقت اس بادشاہ نے کہا کہ کسی شخص کو یہہ استحقاق حاصل نہین ہے کہ مجکو مکہ معظمہ مین جانیسے روکے - چنانچہ وہ اندر گہس گیا اور مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ دونون کو فتح کرلیا بعد اسکے اُس نے اُن تمام دستورون اور رسمون کو موقوف کیا جو خالص مذہب اسلام مین لوگون کی طرف سے داخل ہوگئی تہین اور جو چار نشان اس درگاہ مقدس کے اندر گویا ان چار فرقون کے پیرؤن کے واسطے بنائے گئے تہے ان کو اور بعض اولیاء اللہ کی قبرون کو جن کو بہت لوگ بمنزلہ بُت کے پوجتے تہے توڑ ڈالا پہر چند روز بعد اس بادشاہ کو محمد علی پادشاہ مصر نے شکست دی جسکے سبب سے وہ مجبور ہوکر مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ سے چلا گیا - پس جاہل مسلمانون کو ان زیادتیون سے (جیسا کہ وہ اپنی رائے مین سمجہتے تہے) جو **اہلحدیث** نے کی تہین نہایت رنج ہوا جسکے سبب سے جاہل قوم تُرک اور عبد الوہاب کے معتقدون کے درمیان ایک سخت عداوت پیدا ہوگئی - پس اس زمانہ سے عبد الوہاب کے پیرو بجائے اہلحدیث کے کہلانے لگے - یہودیون نے بہی حضرت عیسی علیہ السلام کے معتقدون کے ساتہہ ایسا ہی سلوک کیا تہا جسکو وہ نصرانی کہتے تہے - اور ہندوستان مین اہل اسلام کی حکومت مین قوم ترک اور وہ پٹہان بادشاہ جو حنفی فرقہ مین سے تہے اور مذہبی تحمل کے بالکل مخالف تہے اور قوم مغل کے بادشاہون کے عہد مین بجز اکبر کے عہد کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah.

اپنی مصلحت اندیش گورنمنٹ اور ملک سے امید رکھتے ہیں کہ پوری توجہ وانصاف سے ان شہادتوں کو سُنیں۔ پس اگر ان شہادتوں کو راست اور ہماری دعوی کے مصدق پاویں تو جو داد ہم اُن سے چاہتے ہیں وہ داد دیں ؛

پچھلے زمانہ کی یہی حالت رہی اِس سبب سے اُس زمانہ میں **اہلحدیث** کے پیرو نیچری وہابی بغیر اندیشہ کے اپنے مسلمانوں کی ہدایت نہیں کر سکتے تھے البتہ اب حکومتِ انگریزی کے قایم ہونے کے بعد انگریزوں کے اِس اصول کے باعث کہ وہ کسیکے مذہب میں مطلق دست اندازی نہیں کرتے ہیں **اہلحدیث** کے پیرو ہر خبردار ہوئے اور اُنہوں نے علانیہ اور بلا خوف وخطر وعظ کہنے شروع کئے پس ہندوستان کے مسلمان بھی اُن سے ایسی ہی دلی عداوت رکھنے لگے جیسکہ ترک عرب کے **اہلحدیث** سے عداوت رکھتے تھے اور وہ یہی انکو وہابی سمجھتے تھے وہابیت کی یہہ تاریخ ہے جو صدر میں بیان کی گئی جس سے ڈاکٹر ہنٹر صاحب اس قدر خالف ہیں۔

اور اس رسالہ کے صفحہ ۱۴۲ میں فقرہ منقولہ صدر سے پہلے آپنے فرمایا ہے "لیکن ہم تو عام مسلمانوں میں اور وہابیوں میں کچھ تفرقہ نہیں پاتے اور یہہ بھی کچھ ضرورت نہیں ہو کہ وہابی وہی ہے جو صرف عبدالوہاب کا مقلد ہے۔ سبھی حنفی مالکی یا اہل اسلام کے دوسرے فرقہ کا آدمی بھی وہابی ہو سکتا ہے اور جہانتک ان اطراف میں ہمکو وہابیوں کے دیکھنے کا اتفاق ہوا جب کسی وہابی سے پوچھا کہ تم فرقہ میں سے ہو ہمیشہ وہ اپنے تئیں اہل سنت والجماعت ظاہر کرتا ہے وہابی وہ ہے جو خالصۃً خدا کی عبادت کرتا ہے" الخ۔

یہہ کلام انیابل صاحب صاف ناطق ہے کہ اِس گروہ کا قدیمی نام اہلحدیث ہے وہابی نہیں ہے اور صاحب موصوف بھی اپنے آپ اور تمام اہلحدیث ہند کو وہابی بمعنے پیرو عبدالوہاب نہیں جانتے صرف لوگوں کے کہنے سے اِن پر لفظ وہابی کا اطلاق تسلیم کرتے ہیں پھر اس لفظ کے معنی تصحیح کرتے ہیں جیسے ایسے پہلے ایک شخص نے اس لفظ کو ماخذ اسکی تشریح میں یہ مصرعہ کیا ہے ع وہابی کے معنے ہے رحمان والا۔ **ہماری خیال** میں اس سچے اور صحیح معنی کا مصداق ومحل ہو کر بھی وہابی کہلانا

بہ تفہ مخالف کز جو بہ تی — عائشہ الرشہ